۴۲ صحیح احادیثِ نبویہؐ کا مجموعہ

اربعینِ نوویؒ

مرتّب :

امام یحییٰ بن شرف الدّین النّووی رحمۃ اللہ علیہ

(م ۶۷۶ھ)

مکتبہ خُدّامُ القُرآن لاہور

36 کے، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون : 3-35869501

maktaba@tanzeem.org

نام کتاب ——————— اربعین نوویؒ (مترجم)

طبع اول تا دہم (مئی 2007ء تا اکتوبر 2017ء) ——— 12,000

طبع 11 (اپریل 2019ء) ——————— 1100

ناشر ——— ناظم نشر واشاعت، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مقام اشاعت ——————— 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون: 3-35869501

مطبع ——————— شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

قیمت ——————— 70 روپے

email:publications@tanzeem.org
website:**www.tanzeem.org**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

''الٰہی ! رحمت بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر' جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر' بیشک تو تعریف کیا گیا ہے' بزرگ ہے۔

الٰہی ! برکت بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر' جس طرح تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر' بیشک تو تعریف کیا گیا ہے' بزرگ ہے۔''

(۱) اصلاحِ نیت کی ضرورت واہمیت

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷜ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ یَنْکِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ)) (رواہ البخاری ومسلم)

امیر المؤمنین ابو حفص عمر بن خطاب ﷛ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اُس کی نیت کے مطابق جزا ملے گی۔ جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔ اور جس کی ہجرت حصولِ دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔''

(۲) اسلام، ایمان اور احسان کے مفاہیم

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷜ قَالَ:

بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَوَضَعَ کَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ، وَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِیْمَ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاةَ ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ ، وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا)) قَالَ :

صَدَقْتَ ، قَالَ : فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ، قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ : ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ ، وَمَلَائِكَتِهِ ، وَكُتُبِهِ ، وَرُسُلِهِ ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) قَالَ : صَدَقْتَ ، قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ ، قَالَ : ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ ، قَالَ : ((مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)) قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ : ((أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا ، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ)) ثُمَّ انْطَلَقَ ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي : ((يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟)) قُلْتُ : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : ((فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ)) (رواہ مسلم)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال سخت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار دکھائی دیتے تھے نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا (وہ آیا) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اس طرح بیٹھا کہ اس نے اپنے گھٹنے آپؐ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے اور اپنے ہاتھ اپنی (یا آپؐ کی) رانوں پر رکھ دیے اور کہا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے (کہ اسلام کیا ہے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے، اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے''۔ اس نے کہا: ''آپ نے سچ فرمایا''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں تعجب ہوا کہ وہ خود سوال کرتا ہے اور خود ہی جواب کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: ''مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے'' (کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اس کی نازل کردہ کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت پر، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے''۔ اس نے کہا: ''آپ نے بالکل درست فرمایا''۔ پھر اُس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتلائیے'' (کہ

احسان کسے کہتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''(احسان یہ ہے کہ) تو اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے' اور اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو کم از کم یہ خیال رہے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے''۔ پھر اس نے کہا کہ: ''مجھے قیامت کے بارے میں بتلائیے'' (کہ کب آئے گی؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے متعلق میرا علم تمہارے علم سے زیادہ نہیں''۔ اس نے کہا: ''تو پھر اس کی نشانیاں ہی بتلا دیں''۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو اس کی نشانیاں یہ ہیں کہ لونڈیاں اپنی مالکاؤں کو جنم دینے لگیں' اور تم ننگے پاؤں' ننگے جسم' تنگ دست' بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو کہ وہ عمارتوں کی تعمیر میں حد سے تجاوز کرنے لگیں گے''۔ اس کے بعد وہ سائل چلا گیا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! جانتے ہو یہ سائل کون تھا؟'' میں (عمر) نے کہا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل تھے' جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔''

(۳) ارکانِ اسلام

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ :

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ :شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَاِیْتَاءِ الزَّکَاةِ ، وَحَجِّ الْبَیْتِ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

(رواہ البخاری و مسلم)

ابوعبدالرحمٰن' سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

(۴) انسان کے تخلیقی مراحل اور انجامِ آخرت

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ :

((اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يُرْسَلُ اِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ ، وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، بِكَتْبِ رِزْقِهٖ ، وَاَجَلِهٖ ، وَعَمَلِهٖ ، وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ، فَوَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ ! اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ، فَيَدْخُلُهَا ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ، حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَدْخُلُهَا)) (رواہ البخاری)

''ابوعبدالرحمٰن' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا' اور وہ صادق و مصدوق ہیں:

''تم میں سے ہر ایک کی تخلیق یوں ہوتی ہے کہ وہ اپنی والدہ کے پیٹ میں چالیس یوم تک نطفہ کی صورت میں' اس کے بعد اتنے ہی روز تک جمے ہوئے خون کی صورت میں اور اس کے بعد اتنے ہی روز گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے۔ بعد ازاں اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو آ کر اس میں روح پھونکتا ہے' اور اسے اس پیدا ہونے والے کے متعلق چار باتیں' رزق' عمر' عمل اور اس کے شقی (بدبخت) یا سعید (نیک بخت) ہونے کے متعلق' لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پس اُس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں! تم میں سے کوئی آدمی اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس پر وہ سابقہ تحریر غالب آ جاتی ہے اور وہ شخص اہل جہنم کا سا عمل کر کے جہنم میں چلا جاتا ہے۔ اور ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس پر وہ سابقہ تحریر غالب آ جاتی ہے اور وہ شخص اہل جنت کا سا عمل کر کے جنت میں چلا جاتا ہے۔''

(۵) مذمت بدعت

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:
((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) (رواہ البخاری و مسلم)

اُمّ المؤمنین اُمّ عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہمارے دین میں کسی ایسی بات کو جاری کرے جو اس دین میں نہیں ہے تو وہ بات (عمل) مردود ہے''۔ مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: ''جو شخص ایسا عمل کرے جس کا ہمارے دین میں حکم نہیں تو وہ (عمل) مردود ہے۔''

(۶) حلال، حرام اور اصلاحِ قلب

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

((اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)) (رواہ البخاری ومسلم)

ابوعبداللہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''حلال چیزوں کا حکم بالکل واضح ہے اور حرام چیزوں کا حکم بھی واضح ہے، اور

ان دونوں (حلال وحرام) کے درمیان کچھ امور متشابہ ہیں جن کی حلت وحرمت کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص اس قسم کی غیر واضح اشیاء سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا' اور جو شخص اس قسم کے امور کو اختیار کرنے لگے وہ حرام میں جا پڑے گا' جیسا کہ کوئی چرواہا چراگاہ کے آس پاس جانوروں کو چرائے تو ہو سکتا ہے کہ جانور چراگاہ میں جا پہنچیں۔ خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ سے مراد اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے' اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔"

(۷) اِخلاص' خیر خواہی' وفاداری

عَنْ اَبِیْ رُقَیَّۃَ تَمِیْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ :

((اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ)) قُلْنَا : لِمَنْ؟ قَالَ : ((لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ)) (رواہ مسلم)

ابورقیہ سیدنا تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"دین خیر خواہی کا نام ہے"۔ ہم (صحابہ) نے کہا (خیر خواہی) کس کے لیے ہو؟ آپؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے لیے' اُس کی کتاب کے لیے' اُس کے رسول کے لیے' مسلمانوں کے حکمرانوں اور عوام کے لیے۔"

(۸) تحفظِ جان ومالِ مسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، وَیُقِیْمُوا الصَّلَاۃَ ، وَیُؤْتُوا الزَّکَاۃَ ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ

دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ ' اِلاَّ بِحَقِّ الْاِسْلَامِ' وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰی))

(رواه البخاری و مسلم)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کرتا رہوں تا آنکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ جب وہ یہ کام کرلیں تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اموال محفوظ کرلیں گے' سوائے کسی اسلامی حق کے' اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔''

(۹) اطاعتِ رسول کی فرضیت اور کثرتِ سوالات کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ:

((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ ' وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ' فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ))

(رواه البخاری و مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''میں تمہیں جس کام سے منع کروں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم دوں اسے بقدرِ استطاعت بجالاؤ۔ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے کثرتِ سوالات اور انبیاء کرام علیہم السلام سے اختلاف نے ہلاک کرڈالا تھا۔''

(۱۰) اکلِ حلال کی اہمیت اور کسبِ حرام کی مذمت

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ، لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ: ﴿يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ (المؤمنون:٥١) **وَقَالَ : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾** (البقرة:١٧٢) **ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ ، يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ! يَارَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ!))** (رواه مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ' اور اچھے عمل کرو''۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے فرمایا: ''اے ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں رزق کے طور پر دی ہیں ان میں سے کھاؤ''۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اُس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرے' اس کے بال پراگندہ اور خود غبار آلود ہوں' وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر یاربّ! یاربّ! کہے' مگر اس کی حالت یہ ہو کہ اس کا کھانا' پینا' لباس اور غذا ہر چیز حرام ہو تو اس کی دعا کیسے قبول ہو؟''

❁ ❁ ❁

(۱۱) اِجتنابِ شبہات

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَيْحَانَتِهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔ قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ :

((دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ))

(رواه النسائی والترمذی' وقال حسن صحیح)

رسول اللہ ﷺ کے نواسے اور آپ کی خوشبو ابومحمد سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان حفظ کر رکھا ہے:

''جو بات تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے ترک کردو اور جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو اسے اختیار کرو۔''

(۱۲) مسلمانوں کا غیر متعلق امور سے اجتناب واحتراز

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ))

(حدیث حسن رواہ الترمذی وغیرہ ھکذا)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''انسان کے حسن اسلام میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ان کاموں کو ترک کردے جن کا کوئی فائدہ نہیں۔''

(۱۳) اسلامی اخوت' تکمیل ایمان

عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ))

(رواہ البخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے خادم ابوحمزہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ ؐ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

(۱۴) خونِ مسلم کی حرمت اور جوازِ قتل کی تین صورتیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ : الثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)) (رواه البخاری و مسلم)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''(مندرجہ ذیل) تین صورتوں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں، جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں: (۱) شادی شدہ زانی (۲) جان کے بدلے جان (یعنی قاتل) (۳) دین کا تارک، جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا۔''

(۱۵) اسلامی آدابِ معاشرت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ)) (رواه البخاری و مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اور یومِ آخرت کو مانتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

(۱۶) غصہ سے ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ:

اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم :اَوْصِنِیْ ، قَالَ :((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ :((لَا تَغْضَبْ)) (رواه البخاری)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: آپؐ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: "غصہ نہ کیا کرو"۔ اس نے بار بار اپنا سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی جواب دیا: "غصہ نہ کیا کرو۔"

(۱۷) ہر کام سلیقے سے اور ہر ایک سے حسنِ سلوک

عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

((اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ ، وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَهٗ ، وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَهٗ))

(رواه مسلم)

سیدنا ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، پس جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب ذبح کرو تو بھی اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ تمہیں چاہیے کہ اپنی چھری کو خوب تیز کر لو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔"

(۱۸) تقویٰ اور حسنِ اخلاق

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) (رواه الترمذی وقال:حدیث حسن، وفی بعض النسخ: حسن صحیح)

سیدنا ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیا کرو اور گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو؛ وہ نیکی اس گناہ کو مٹا ڈالے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔''

(۱۹) تقدیر اور توکل

عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :

كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا ، فَقَالَ : ((يَا غُلَامُ! اِنِّیْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ : احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ، اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ))

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح، وفی روایة غیر الترمذی :

((احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِی الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ ، وَمَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ ، وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ، وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا))

سیدنا ابوالعباس، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک روز میں (سواری پر) نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھا تو آپ نے فرمایا: ''اے لڑکے! میں تمہیں چند (مفید) باتیں بتاتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر

(اس کے احکام کی پابندی کر) وہ تیری حفاظت کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر' تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کر اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ۔ یاد رکھ' ساری دُنیا کے لوگ جمع ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کسی بات کا فائدہ اور نفع نہیں دے سکتے' سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر کر رکھا ہے' اور اگر سارے لوگ مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تیرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے' سوائے اس نقصان کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقدر کر رکھا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔'' (ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

ترمذی کے علاوہ دوسرے محدثین کی روایت میں یوں ہے: ''تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر' تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو خوشحالی میں اس کی طرف رجوع کر' وہ تنگ دستی کے وقت تیری مدد فرمائے گا۔ یاد رکھو! جو چیز تمہیں نہیں ملی وہ تمہیں مل ہی نہیں سکتی تھی' اور جو کچھ تجھے مل گیا اس سے تو محروم نہیں رہ سکتا تھا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کی مدد صبر سے وابستہ ہے۔ اور تکالیف و مصائب کے بعد کشادگی اور فراخی آتی ہے۔ اور تنگی کے بعد آسانی بھی ہوتی ہے۔''

(۲۰) شرم وحیا جزوِ ایمان ہے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) (رواه البخاری)

سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سابقہ نبوت کے کلام میں سے لوگوں نے جو باتیں پائی ہیں' ان میں سے ایک

یہ بھی ہے کہ جب تو حیا چھوڑ دے تو جو دل چاہے کر۔''

(۲۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس پر ثابت قدمی

عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو ، وَقِیْلَ اَبِیْ عَمْرَةَ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ :
قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا ، لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَیْرَكَ ، قَالَ : ((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابوعمرو (یا ابوعمرہ) سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی واضح بات فرمائیں کہ اس کے متعلق مجھے آپ کے علاوہ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو کہہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' اور پھر اس پر ثابت قدم رہ۔''

(۲۲) فرائض اور حلال وحرام کا التزام

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :
اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : ((اَرَاَیْتَ اِذَا صَلَّیْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ ، وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ ، وَلَمْ اَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ شَیْئًا ، اَاَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) (رواہ مسلم وَمَعْنٰی حَرَّمْتُ الْحَرَامَ : اجْتَنَبْتُهُ وَمَعْنٰی اَحْلَلْتُ الْحَلَالَ : فَعَلْتُهُ مُعْتَقِدًا حِلَّهُ)

ابوعبداللہ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: فرمایئے! اگر میں (صرف) فرض نمازیں ادا کروں' (صرف) رمضان کے روزے رکھوں' حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس سے زیادہ کوئی عمل نہ کروں تو کیا میں جنت میں جا سکوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!''

(۲۳) وضوء' ذکر' نماز' صدقہ' صبر اور قرآن کے فضائل

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَیْكَ، كُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْا فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ، فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پاکیزگی نصف ایمان ہے''۔اور ''الحمدللہ'' کا کلمہ ترازو کو بھر دے گا (یعنی نیکی کے پلڑے کو وزنی کرے گا)۔''سبحان اللہ'' اور ''الحمدللہ'' یہ دونوں کلمے زمین و آسمان کے مابین خلا کو پُر کر دیتے ہیں۔نماز (نمازی کے لیے) نور ہے۔صدقہ (صدقہ کرنے والے کے لیے ایمان کی) دلیل ہے۔صبر (صبر کرنے والے کے لیے) روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہوگا۔ ہر شخص روزانہ اپنا سودا کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں یا تو خود کو (جہنم سے) آزاد کرا لیتا ہے یا خود کو تباہ کر بیٹھتا ہے۔''

(۲۴) حرمتِ ظلم اور حقیقتِ توحید

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ : اَنَّهٗ قَالَ:

((یَا عِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ، وَجَعَلْتُهٗ بَیْنَكُمْ مُّحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوْا۔

یَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ، فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِكُمْ، یَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ، فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْكُمْ، یَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا

مَنْ كَسَوْتُهُ ، فَاسْتَكْسُوْنِي اَكْسُكُمْ ، يَا عِبَادِيْ! اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ، فَاسْتَغْفِرُوْنِي اَغْفِرْلَكُمْ ۔

يَا عِبَادِيْ! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ ، وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ ،

يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ ، كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا ، يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا ، يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ ، قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ ، فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْأَلَتَهُ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ۔

يَا عِبَادِيْ! اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ، ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا ، فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ)) (رواه مسلم)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''میرے بندو! میں نے اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے کہ کسی پر ظلم کروں اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے' لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں' پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو' میں تمہیں ضرور ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھانا دوں' پس تم مجھ سے کھانا مانگو' میں تمہیں ضرور کھانا دوں گا۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں' پس تم مجھ سے لباس طلب کرو' میں تمہیں لباس دوں گا۔ میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کرنے والا ہوں' پس تم مجھ سے مغفرت طلب کرو' میں تمہیں بخش دوں گا۔

میرے بندو! تم مجھے کچھ نقصان پہنچا سکتے ہو نہ فائدہ۔ میرے بندو! اگر تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے نیک ترین شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل اضافہ نہ ہوگا۔ میرے بندو! اگر تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے بدترین شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن' تمام کے تمام کھلے میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے کے مطابق دیتا جاؤں تو اس سے میرے خزانوں میں بس اتنی سی کمی آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں کمی آتی ہے۔

میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو محفوظ کر رہا ہوں' پھر تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا' پس جو شخص اچھا نتیجہ پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جسے اچھا نتیجہ نہ ملے تو وہ صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

(۲۵) صدقہ کا حقیقی مفہوم

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ ﷺ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ ، قَالَ :((اَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ؟ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً ، وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً ، وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً ، وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهْیٌ عَنْ مُّنْكَرٍ صَدَقَةٌ ، وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ))

قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيَاْتِیْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ؟ قَالَ : ((اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ، اَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ

كَانَ لَهٗ اَجْرٌ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

چند صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل ثروت تو اجر و ثواب میں سبقت لے گئے، کیونکہ وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال میں سے صدقہ (بھی) کرتے ہیں (مال نہ ہونے کے سبب ہم صدقہ کرنے سے قاصر ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی صدقے کا سامان مہیا نہیں کیا؟ تمہارا ایک دفعہ ''سبحان اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ تمہارا ایک دفعہ ''اللہ اکبر'' کہنا صدقہ ہے۔ ایک دفعہ ''الحمد للہ'' کہنا صدقہ ہے۔ ایک دفعہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ہم بستری کرنے میں بھی صدقہ کا ثواب ہے۔''

صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرے تو اسے بھی ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''کیا خیال ہے اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرے تو اسے گناہ نہ ہوگا؟ ایسے ہی حلال مقام پر استعمال کرنے پر اجر بھی ملے گا۔''

(۲۶) ہر نیکی صدقہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم :

((کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ ، کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ)) قَالَ : ((تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ ، وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَیْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ)) قَالَ : ((وَالْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَکُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِیْهَا اِلَی الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ ، وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ)) (رواہ البخاری ومسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انسان پر ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ صدقہ کرنا ضروری ہے۔ دو آدمیوں کے

كَانَ لَهُ اَجْرٌ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

چند صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل ثروت تو اجر وثواب میں سبقت لے گئے، کیونکہ وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال میں سے صدقہ (بھی) کرتے ہیں (مال نہ ہونے کے سبب ہم صدقہ کرنے سے قاصر ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی صدقے کا سامان مہیا نہیں کیا؟ تمہارا ایک دفعہ ''سبحان اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ تمہارا ایک دفعہ ''اللہ اکبر'' کہنا صدقہ ہے۔ ایک دفعہ ''الحمد للہ'' کہنا صدقہ ہے۔ ایک دفعہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ہم بستری کرنے میں بھی صدقہ کا ثواب ہے۔''

صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرے تو اسے بھی ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''کیا خیال ہے اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرے تو اسے گناہ نہ ہوگا؟ ایسے ہی حلال مقام پر استعمال کرنے پر اجر بھی ملے گا۔''

(۲۶) ہر نیکی صدقہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ، کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ)) قَالَ: ((تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَیْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ)) قَالَ: ((وَالْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِیْهَا اِلَی الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ)) (رواہ البخاری ومسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انسان پر ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ صدقہ کرنا ضروری ہے۔ دو آدمیوں کے

درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے۔ سواری کے بارے میں کسی سے تعاون کرنا یعنی سواری پر سوار کرنا یا کسی کا سامان لاد کر اس کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ اچھی بات صدقہ ہے۔ تم جو قدم نماز کے لیے اٹھاؤ گے وہ صدقہ ہے۔ راستہ سے ایذا اور تکلیف دینے والی چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔''

(۲۷) نیکی اور گناہ کی پہچان

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) (رواہ مسلم)

وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((اسْتَفْتِ قَلْبَكَ، اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتَوْكَ)) (حدیث حسن رویناہ فی مُسندَی الامامین احمد بن حنبل والدارمی باسناد حسن)

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اصل نیکی ''حسن اخلاق'' ہے، اور جو چیز تیرے دل میں کھٹکے اور تو چاہتا ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر نہ ہو وہ ''گناہ'' ہے۔''

اور حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ''تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو (کہ نیکی کیا ہے؟)'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: ''اپنے دل سے پوچھ لو۔ جس کام پر انسان کا دل مطمئن ہو وہ نیکی ہے اور جو چیز دل میں کھٹکے اور اس کے متعلق سینہ میں تردد ہو، وہ گناہ ہے۔ خواہ لوگ تمہیں اس کے جواز کا بار بار فتویٰ کیوں نہ دیں۔''

(۲۸) وجوب التزامِ سنت

عَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ، فَقُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! کَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَاَوْصِنَا، قَالَ: ((اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ، فَاِنَّهٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرَی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا، فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ، تَمَسَّکُوْا بِهَا، وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

(رواہ ابوداوٗد والترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح)

سیدنا ابو نجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک وعظ فرمایا جس سے دل کانپ اٹھے اور آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! یہ تو گویا الوداع کہنے والے یعنی چھوڑ کر جانے والے کا سا وعظ ہے۔ آپ ہمیں مزید وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، اور وصیت کرتا ہوں کہ اپنے اوپر آنے والے حکام وامراء کے احکام سننا اور اطاعت کرنا، خواہ تم پر کوئی حبشی غلام ہی امیر بن جائے۔ تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ یقیناً بہت سے اختلافات دیکھے گا، پس (ان حالات میں) تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت (طریقہ) کو لازم پکڑنا اور اسے داڑھوں سے قابو کرنا۔ دین میں نئے نئے کاموں کے ایجاد کرنے سے بچ کر رہنا، کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

(۲۹) ابوابِ خیر

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ، قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ، وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ)) ثُمَّ تَلَا ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدة:١٦، ١٧) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟)) قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟)) فَقُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ: ((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا)) قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ — اَوْ قَالَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ — اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ)) (رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے دور کردے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو نے ایک انتہائی عظیم چیز کا سوال کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جس کے لیے آسان فرمادے اس کے لیے بلاشبہ بڑا آسان کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو''۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے

نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ (جہنم سے) ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو یوں مٹا ڈالتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور انسان کا رات کو نماز ادا کرنا۔ اور پھر آپؐ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ''اہل ایمان کے پہلو (رات کو) بستر سے علیحدہ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اس کے عذاب کے خوف اور رحمت کی امید کے ملے جلے جذبات و کیفیات سے پکارتے ہیں اور ہم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے۔ یہ سب ان کے کیے ہوئے اعمال کی جزا اور بدلہ ہوگا''۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے دین کی اصل (بنیاد)' اس کا ستون اور اس کا بلند ترین عمل نہ بتا دوں؟'' میں نے کہا: یارسول اللہ! کیوں نہیں؟ فرمایا: ''دین کی اصل اسلام (یعنی کمل اطاعت اور خودسپردگی) ہے۔ اس کا ستون نماز اور افضل و بلند عمل جہاد ہے''۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے ان تمام اعمال کی بنیاد اور اصل کی خبر نہ دوں؟'' میں نے کہا: جی ہاں' یارسول اللہ! کیوں نہیں؟ تو آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: ''اسے قابو میں رکھو''۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم جو کچھ بولتے ہیں کیا اس کا مواخذہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ''اے معاذ! تجھے تیری ماں گم پائے' لوگوں کو ان کے چہروں (یا فرمایا ''نتھنوں'') کے بل جہنم میں ان کی زبانوں کی کٹائی (کمائی) ہی تو لے جائے گی۔''

(۳۰) شرعی احکام کی اقسام

فرائض' حدود' محرمات' سکوت عنہا

عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

((اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا ، وَحَرَّمَ اَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا ، وَسَكَتَ عَنْ اَشْیَاءَ رَحْمَةً لَّكُمْ غَیْرَ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا)) (حدیث حسن' رواه الدارقطنی وغیره)

سیدنا ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کر دیے ہیں انہیں ضائع مت کرو' اور اس نے کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو' اور اس نے کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کی حرمت پامال نہ کرو' اور اس نے تم پر شفقت فرماتے ہوئے بعض چیزوں کے متعلق عمداً سکوت فرمایا ہے ان کے متعلق تم بحث میں نہ پڑو۔''

(۳۱) زہد کی حقیقت وفضیلت

عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ' فَقَالَ: ((ازْهَدْ فِی الدُّنْيَا ' يُحِبَّكَ اللّٰهُ ' وَازْهَدْ فِيْمَا فِیْ اَيْدِی النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ)) (حديث حسن رواه ابن ماجة وغيره بأسانيد حسنة)

سیدنا ابوالعباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ جب اسے بجالاؤں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور تمام لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپؐ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ' اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا' اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز رہو' لوگ تم سے محبت کریں گے۔''

(۳۲) ضرر رسانی اور بطور انتقام ضرر سے احتراز

عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ))

(حديث حسن' رواه ابن ماجة والدارقطنى وغيرهما مسندا' ورواه مالك

في الموطأ عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن النبي ﷺ مُرْسَلًا' فاسقط اباسعيد' وله طرق يقوى بعضها بعضاً)

سیدنا ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نہ کسی کو ضرر پہنچاؤ' نہ ضرر کا انتقام لو۔''

۞۞۞

(۳۳) اثباتِ دعویٰ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ ' لَادَّعٰى رِجَالٌ اَمْوَالَ قَوْمٍ وَّدِمَاءَ هُمْ' وَلٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ))

(حديث حسن' رواه البيهقي وغيره هكذا' و بعضه في الصحيحين)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق (بلاتحقیق) دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے اموال اور خون پر دعویٰ کرنے لگیں' لہٰذا اصول یہ ہے کہ مدعی ثبوت پیش کرے اور مدعا علیہ اگر انکاری ہو تو قسم اٹھائے۔''

۞۞۞

(۳۴) امر بالمعروف ونہی عن المنکر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :

((مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ ' فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ ' فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ ' وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ)) (رواه مسلم)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے وہ اسے اپنے ہاتھ (طاقت) سے بدلے' اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)۔ اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے (برا جانے)۔ اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

(۳۵) اسلامی معاشرت کے اصول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((لَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَنَاجَشُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ، اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ ، وَلَا يَخْذُلُهٗ ، وَلَا يَحْقِرُهٗ ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا)) وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ ، دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک دوسرے پر حسد نہ کرو (کوئی چیز خریدنے کا ارادہ نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص خرید رہا ہو تو) خواہ مخواہ بولی میں حصہ لے کر قیمت نہ بڑھاؤ (کہ وہ چیز اسے مہنگی) ملے۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو۔ کسی کی بیع پر کوئی شخص بیع نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس (مسلمان بھائی) پر نہ تو ظلم کرتا ہے' نہ اس کی مدد ترک کرتا ہے اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے''۔ آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا: ''تقویٰ یہاں ہے''۔ انسان کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون' مال اور عزت حرام ہے۔''

(٣٦) حسنِ معاشرت، تیسیر، سترِ عیوب، طلبِ علم اور عمل کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ))

(رواه مسلم بهذا اللفظ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی مؤمن کی دنیا میں تکلیف رفع کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی تکلیفوں میں سے تکلیف رفع فرمائے گا۔ جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص طلب علم کی خاطر کوئی راہ چلے اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا۔ جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور تعلیم کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے ہاں موجود مخلوق میں کرتا ہے، اور جسے خود اس کا عمل ہی پیچھے چھوڑ دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔''

(۳۷) اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی وسعتِ رحمت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ :

((اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ، ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ ، فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، فَاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ، وَاِنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً ، وَاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً))

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا بِھٰذِہِ الْحُرُوْفِ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں (یعنی یہ حدیث قدسی ہے) فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں۔ پھر اس کی وضاحت یوں فرمائی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے، ابھی اس نے عمل نہ کیا ہو، اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں مکمل نیکی درج فرمالیتا ہے، اور اگر نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کر لے تو اللہ تعالیٰ اس ایک نیکی کو اپنے ہاں دس گنا سے لے کر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ لکھ لیتا ہے۔ اور اگر انسان صرف برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو بھی اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں مکمل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور برائی کا ارادہ کر کے عمل کر لے تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اسے صرف ایک ہی گناہ لکھتا ہے۔''

(۳۸) فرائض اور نوافل اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کا ذریعہ ہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

((اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ : مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ

اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُہٗ عَلَیْهِ ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ ، فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ ، وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ ، وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا ، وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا ، وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ)) (رواه البخاری)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص میرے کسی ولی (دوست) سے عداوت رکھے میرا اس سے اعلانِ جنگ ہے۔ میرا بندہ میرے فرض کردہ امور کے سوا کسی اور چیز کے ذریعے میرے زیادہ قریب نہیں آ سکتا۔ میرا بندہ نوافل (نفلی عبادات) کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں' اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے' اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں' اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ ضرور دیتا ہوں۔''

(۳۹) خطا' نسیان اور جبر واکراہ کی معافی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

((اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ ، وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْهِ))

(حدیث حسن' رواه ابن ماجه والبیهقی وغیرهما)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میری خاطر میری امت سے (تین قسم کے کاموں اور گناہوں کو) معاف کر دیا ہے: خطا' نسیان اور وہ کام جن کے کرنے پر انسان مجبور کر دیا جائے۔''

(۴۰) دنیا کی بے ثباتی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :

اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ : ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ))

وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ:

((اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ (رواه البخاری)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں کو پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں یوں رہو جیسے کہ اجنبی یا راہ چلتا مسافر ہو۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے:

''شام ہو جائے تو صبح کی انتظار نہ کیا کرو اور صبح ہو جائے تو شام کی انتظار نہ کرو۔ صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھو۔''

(۴۱) اطاعتِ رسول ایمان کی علامت ہے

عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ)) (حدیث حسن صحیح رویناه فی کتاب الحجة باسناد صحیح)

سیدنا ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی دلی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت اور دین کے تابع نہ ہوں۔''

(۴۲) توبہ کی فضیلت اور رحمت الٰہی کی وسعت

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يَا ابْنَ آدَمَ ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِيْ ، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ ، يَا ابْنَ آدَمَ ! اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً))

(رواه الترمذی وقال : حدیث حسن صحیح)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امیدیں وابستہ رکھے گا تیرے اعمال جیسے بھی ہوئے میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور مجھے تیرے گناہوں کی کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں اور تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے معاف کردوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو اتنے گناہ لے کر آئے کہ روئے زمین بھر جائے تو میں تیری اتنی ہی مغفرت کردوں گا' بشرطیکہ تو نے شرک نہ کیا ہو۔''

حکمتِ دین

کا ایک عظیم خزانہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہم حدیث

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ قَبْلَ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحَ صَلّٰی بِالنَّاسِ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَکِبُوْا فَلَمَّا اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَعَسَ النَّاسُ فِی اَثَرِ الدُّلْجَۃِ وَلَزِمَ مُعَاذٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْلُوْا اَثَرَہٗ وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِھِمْ رِکَابُھُمْ عَلٰی جَوَادِ الطَّرِیْقِ تَاْ کُلُ وَ تَسِیْرُ فَبَیْنَمَا مُعَاذٌ عَلٰی اَثَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَاقَتُہٗ تَاْکُلُ مَرَّۃً وَتَسِیْرُ اُخْرٰی عَثَرَتْ نَاقَۃُ مُعَاذٍ فَکَبَحَھَا بِالزِّمَامِ فَھَبَّتْ حَتّٰی نَفَرَتْ مِنْھَا نَاقَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَشَفَ عَنْہُ قِنَاعَہٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا لَیْسَ مِنَ الْجَیْشِ رَجُلٌ اَدْنٰی اِلَیْہِ مِنْ مُعَاذٍ فَنَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ اُدْنُ دُوْنَکَ فَدَنَا مِنْہُ حَتّٰی لَصِقَتْ رَاحِلَتُھُمَا اِحْدَاھُمَا بِالْاُخْرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنْتُ اَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا کَمَکَانِھِمْ مِنَ الْبُعْدِ فَقَالَ مُعَاذٌ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ نَعَسَ

النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ تَرْتَعُ وَتَسِيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا كُنْتُ نَاعِسًا فَلَمَّا رَاٰى مُعَاذٌ بُشْرٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَخَلْوَتَهٗ لَهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِئْذَنْ لِيْ اَسْاَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ اَمْرَضَتْنِيْ وَاَسْقَمَتْنِيْ وَاَحْزَنَتْنِيْ
فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ سَلْنِيْ عَمَّ شِئْتَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ
يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ لَا اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ لَقَدْ سَاَلْتَ بِعَظِيْمٍ لَقَدْ سَاَلْتَ
بِعَظِيْمٍ ثَلَاثًا وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ فَلَمْ
يُحَدِّثْهُ بِشَيْءٍ اِلَّا قَالَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِرْصًا لِكَيْمَا يُتْقِنَهٗ عَنْهُ
فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا تُشْرِكُ بِهٖ
شَيْئًا حَتّٰى تَمُوْتَ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعِدْ لِيْ
فَاَعَادَهَا لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَأْسِ هٰذَا الْاَمْرِ وَذِرْوَةِ
السَّنَامِ فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِيْ فَقَالَ
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَاْسَ هٰذَا الْاَمْرِ اَنْ
تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ قِوَامَ هٰذَا الْاَمْرِ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ
وَاَنَّ ذِرْوَةَ السَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنَّمَا اُمِرْتُ
اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَيَشْهَدُوْا
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدِ اعْتَصَمُوْا وَعَصَمُوْا دِمَاءَهُمْ
وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَاشَحَبَ وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِي عَمَلٍ تُبْتَغٰى فِيْهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ كَجِهَادٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ثَقُلَ مِيْزَانَ عَبْدٍ كَدَابَّةٍ تَنْفَقُ لَهٗ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْيَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(رواہ احمد والبزار والنسائی وابن ماجۃ والترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

ترجمہ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو غزوۂ تبوک کے لیے لے کر نکلے۔ جب صبح ہوگئی تو آپؐ نے ان کو صبح کی نماز پڑھائی، لوگ نماز پڑھ کر پھر سوار ہوگئے۔ جب آفتاب نکلا تو سب لوگ شب بیداری کی وجہ سے اونگھ رہے تھے۔ ایک معاذؓ تھے جو برابر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے لگے چلے آ رہے تھے۔ بقیہ لوگوں کی سواریاں چرتی رہیں اور چلتی رہیں اور انہیں لے کر راستے کے طول و عرض میں تتر بتر ہوگئی تھیں۔ اِسی دوران میں کہ معاذؓ کی اونٹنی نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے پیچھے پیچھے کبھی چرتی اور کبھی چلتی جا رہی تھی، دفعۃً ٹھوکر کھائی، معاذؓ نے اُس کو لگام کھینچ کر سنبھالا تو وہ اور تیز ہوگئی یہاں تک کہ اُس کی وجہ سے آپؐ کی اونٹنی بھی بدک گئی۔ آپؐ نے اپنا نقاب اٹھایا! دیکھا تو لشکر بھر میں معاذؓ سے زیادہ کوئی اور شخص آپؐ کے قریب نہ تھا۔ آپؐ نے انؓ کو آواز دی اے معاذؓ! انہوں نے جواب دیا، یانبیَّ اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا اور قریب آجاؤ، وہ قریب آگئے اور اتنے قریب آگئے کہ دونوں کی سواریاں ایک دوسرے سے بالکل مل گئیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرا یہ خیال نہیں تھا کہ لوگ مجھ سے اتنی دُور ہوں گے۔ معاذؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! لوگ کچھ اونگھ رہے تھے (اس لیے) ان کی

سواریاں چرتی رہیں اور چلتی رہیں اور اِدھر اُدھر انہیں لے کر متفرق ہوگئیں۔ آپؐ نے فرمایا میں خود بھی اونگھ رہا تھا۔ معاذؓ نے جب دیکھا کہ آپؐ اُن سے خوش ہیں اور موقع بھی تنہائی کا ہے تو عرض کیا یارسول اللہؐ! اجازت دیجئے تو ایک بات پوچھوں جس نے مجھے بیمار ڈال دیا ہے اور نڈھال کر دیا ہے اور غمزدہ بنا رکھا ہے آپؐ نے فرمایا اچھا جو چاہتے ہو پوچھو۔ عرض کیا یارسول اللہؐ! کوئی ایسا کام بتا دیجئے جو مجھے جنّت میں لے جائے۔ اس کے سوا میں آپؐ سے اور کچھ نہیں پوچھوں گا۔ آپؐ نے فرمایا بہت خوب، بہت خوب، تم نے بڑی بات پوچھی۔ تین بار فرمایا جس کے لیے خدا بھلائی کا ارادہ کرے اُس کے لیے کچھ اتنی دشوار بھی نہیں۔ آپؐ نے

اُن سے کوئی بات نہیں فرمائی جو تین بار نہ دہرائی ہو، اِس خیال سے کہ وہ آپؐ کی بات خوب پختہ یاد کرلیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھو، نماز پڑھا کرو، اللہ کی عبادت کیا کرو، اور کسی کو اُس کا شریک نہ بناؤ۔ یہاں تک کہ اسی حال پر تمہاری موت آجائے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! پھر ارشاد فرمایئے۔ آپؐ نے اُن کی خاطر تین بار فرمایا، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اگر چاہو تو اس دین کے اُونچے عملوں میں جو چوٹی کا عمل ہے اور جو اس کی جڑ ہے، وہ تمہیں بتادوں۔ انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! ضرور ارشاد فرمایئے! آپؐ نے فرمایا سب میں جڑ کا عمل تو یہ ہے تو اس کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اور جس عمل سے دین کی بندش مضبوط رہتی ہے، وہ نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا ہے اور اُس کے اُونچے اُونچے عملوں میں سب سے چوٹی کا عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں جنگ اس وقت تک جاری رکھوں جب تک کہ لوگ نماز نہ پڑھیں، زکوٰۃ نہ دیں اور اس بات کی شہادت نہ دیں کہ معبود کوئی نہیں مگر اللہ جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ جب یہ باتیں کرلیں تو وہ خود بھی بچ گئے اور اپنی جان و مال کو بھی بچالیا مگر ہاں جو شریعت کی زد میں آجائے اور اس کے بعد اُن کا حساب خدا کے سپرد ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمّدؐ کی جان ہے، کوئی چہرہ (عمل کرتے کرتے) متغیر نہیں ہوا اور کوئی قدم (سفر کرتے کرتے) غبار آلود نہیں ہوا، کسی ایسے عمل میں جس کا مقصد درجاتِ جنّت ہوں فرض نماز کے بعد جہاد فی سبیل اللہ کے برابر اور نہ بندہ کے میزانِ عمل میں کوئی نیکی اتنی وزن دار ثابت ہوئی جتنا کہ اُس کا وہ جانور جو جہاد فی سبیل اللہ میں مرگیا یا جس پر اُس نے راہِ خدا میں سواری کی!